Date: ___/___/20___

MON TUE WED THS FRI SAT

مضبوط افغانستان، پاکستان کا مستقبل

خاکہ

(۱) ابتدائیہ

(۲) پاکستان اور افغانستان تعلقات کا ارتقاء

(۳) اکیسویں صدی اور پاکستان کا سب سے بڑا مسئلہ غیر مضبوط افغانستان

(۴) پاکستان کا معاشرتی ستون بھی افغانستان کی مضبوطی پر استوار ہے

(۵) ۹/۱۱ واقعہ کا پس منظر

(۶) افغانستان کون کون سی سپر پاورز کا قبرستان رہی؟ اور انہوں نے کس طرح افغانستان کو گھیرا ہوا ہے؟

(۷) افغانستان کی پر امنی پاکستان کیلئے کیوں ضروری ہے؟ مضبوط افغانستان کیلئے ایک ٹھیک ٹھاک نظم کا مضبوط پاکستان کیوں اشد ضروری ہے؟

(۷) پاکستان کا مستقبل، مضبوط افغانستان سے لاحق ہے

(۸) حاصلِ کلام

افغانستان پاکستان کا مغربی اور سب سے قریبی ہمسایہ ہے۔ ہم مذہب ہونے کی بنا پر دونوں ممالک کی ایک دوسرے پر بہت سی اخلاقی و معاشرتی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ شاعرِ مشرق علامہ اقبالؒ کے بقول:

اخوت اس کو کہتے ہیں چبھے کانٹا جو کابل میں
تو ہندوستاں کا ہر پیر و جواں بے تاب ہو جائے

پاکستان اور افغانستان ہمیشہ سے ایک دوسرے سے قریبی معاشرتی، معاشی اور سیاسی باہمی تعلقات رکھتے ہیں۔ افغانستان جو کہ کئی دہائیوں سے زبوں حالی کا شکار رہا ہے، پاکستان ہمیشہ کی طرح آج بھی اس کے دکھ درد کی اس گھڑی میں نہ صرف افغان عوام کی تشنگی کا مرہم بنتا رہا ہے بلکہ بین الاقوامی طور پر بھی اس کے مسائل کو

حل کرنے کیلئے کوشاں ہے جو کہ دونوں ممالک کے لوگوں کیلئے خوش آئند ہے۔

المیہ یہ ہے کہ جب سے پاکستان دنیا کے نقشے پر نمودار ہوا ہے دشمنوں کی بدنیتی کی وجہ سے پاکستان اور افغانستان کے تعلقات اچھے نہیں رہے۔ سرحدی مسائل سے لیکر علاقائی اور سیاسی مسائل نے پاکستان کو مختلف طریقوں سے متاثر کیا ہے۔ افغانستان ہی وہ پہلا ملک ہے جس نے پچھلے وقتوں کے پہلے دور میں آکر اقوام متحدہ میں پاکستان بننے کے خلاف ووٹ دیا تھا

"ماضی کے حقائق اور اوراق پر نظر ڈالیں تو پتہ چلتا ہے کہ قریب ترین ہمسایہ ہونے کے باوجود افغانستان پاکستان کیلئے ہمیشہ بڑا خطرہ رہا ہے"

۱۸۹۳ء میں پہلی مرتبہ امیر عبدالرحمن خان نے برطانوی حکومت کے ساتھ پاکستان اور افغانستان کے درمیان ۲۶۴۰ (2640) کلومیٹر لمبی ایک سرحد کھینچی جسے ڈیورنڈ لائن کا نام دیا گیا لیکن اتفاق سے بعد میں آنے والے امیر خان حبیب اللہ نے اسے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور ہمیشہ پاکستان کے خلاف بیان دیا۔ افغانستان نے ہمیشہ پاکستان کی سرحد کو غیر قانونی قرار دیا ہے اور ہمارے مخالفین کی خواہش پر مختلف ہتھکنڈے استعمال کر کے پاکستان کو نقصان پہنچایا ہے۔

اکیسویں صدی میں بھی پاکستان کو سب سے بڑا خطرہ غیر مضبوط افغانستان کی وجہ سے درپیش ہے:

9/11 کے واقعہ کے بعد غیر مضبوط افغانستان پاکستان کی سالمیت کیلئے بہت بڑا خطرہ بن چکا ہے۔

"امریکی صدر کی جانب سے مسلط کی گئی جنگ نے پاکستان کی ساکھ کو بے حد متاثر کیا ہے"

پاکستان اور افغانستان کو مضبوط بنیادوں پر کھڑا کرنے کیلئے ہمیشہ بے شمار کوششیں کی ہیں

"9/11 کے بعد طالبان حکومت کا خاتمہ اور امریکہ کا طویل قیام پاکستان کیلئے بڑا خطرہ بنتا رہا جو اگرچہ اگست ۲۰۲۱ء میں ختم ہو گیا لیکن اس کے منفی اثرات کئی شعبوں کو [illegible] ہوں گے"

اس میں کوئی دوسری رائے نہیں کہ افغانستان کی مضبوطی پاکستان کی استقامت میں بے حد اہم کردار ادا کرتی ہے، پاکستان کی زیادہ تر فوج چونکہ مغربی سرحدوں پر مصروف ہے تاکہ دشمنوں کے مذموم شکنجے پاکستان کو نقصان نہ پہنچائیں۔ اس کے لئے پاکستان کو بھاری بجٹ رکھنا پڑتا ہے۔ جو اس کی معیشت پر بوجھ ہے۔

"دوسرے لفظوں میں امن پاکستان کے بجٹ کا بوجھ کم کر سکتا ہے"

اسی طرح سے پاکستان کا معاشی سکون بھی افغانستان کی مضبوطی پر استوار ہے

دہشت گردی کی جنگ نے پاکستان کے وہ علاقے جو افغانستان سے جڑے ہوئے ہیں، ان پر بے حد برا اثر ڈالا ہے۔

"خیبر، مہمند، مغربی وزیرستان، مشرقی وزیرستان اور کرم ایجنسیاں جو افغانستان کے سرحدی علاقوں کے نزدیک ہیں، خودکش حملوں کی نذر ہوتے رہے ہیں"

افغانستان کے سرحدی علاقوں میں مستقل امن اجتماعی ترقی کا ضامن ہے۔ جتنا امن ہوگا اتنی ہی تجارت بڑھے گی اور پاکستان اتنا ہی مضبوط ہوگا۔

پاکستان کی معاشی ترقی کے ساتھ ساتھ سیاسی ترقی بھی مضبوط افغانستان پر منحصر ہے"

"امن و امان کی صورتحال قانون کی اجارہ داری اور اس کی وجہ سے انسانی حقوق کی حفاظت ہوگی اور پاکستان کی سیاسی ترقی ہوگی"

9/11 سے لے کر اب تک پاکستان میں 40,000 ہلاکتیں ہو چکی ہیں جو کہ پچھلی صدی سے بڑی وجہ دہشت گردی کی جنگ ہے اس سے پاکستان کو بے تحاشہ معاشی نقصان بھی ہوا ہے۔ اگر یہ صورتحال جاری رہی تو پاکستان دوبارہ ایک بڑی عالمی جنگ کا حصہ بن سکتا ہے

"یہ طے ہے کہ باہمی امن غیر مضبوط بنیادوں پر استوار نہیں ہو سکتا"

افغانستان میں صدیوں سے ہی ہر طرح کی ہنر ور

Date: ___/___/20__ MON TUE WED THS FRI SAT

تاریخ بتاتی ہیں " بیسویں صدی کی آٹھویں دہائی میں افغانستان پر سوویت ری پبلک (USSR) قابض رہا۔ پھر 1991ء میں USSR ٹوٹا تو وہاں "طالبان" نے حکومت شروع کی لیکن یہ حکمرانی تو زیادہ عرصہ نہ چل سکی۔

امریکہ نے کچھ ممالک میں "دہشت گردی کے خلاف جنگ" (War on terror) شروع کر دی جس میں افغانستان کو بھی ذمہ دار ٹھہرایا گیا اور یوں افغانستان میں بیرونی قوتوں اور اندرونی قوتوں کی ایک جنگ چھڑ گئی جو کہ آج امریکی افواج کے انخلا کے بعد بھی جاری ہے اور افغانستان اور وہاں کے لوگ اپنے بنیادی حقوق سے محروم ہیں۔

یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ افغانستان جو کہ ایشیائی ملک ہے جسے ہر طرف سے بڑی طاقتوں نے گھیرا ہوا ہے، اس میں کسی قسم کی بے امنی اور دہشت گردی، غربت اور ہمسایہ ممالک کو نقصان بھی دے سکتی ہے۔ اور ان ممالک میں سب سے زیادہ خطرہ پاکستان کو ہے

امریکی افواج کے انخلا کے بعد جب طالبان حکومت نے افغانستان کی باگ ڈور سنبھالی تو ان کو اب تک کئی مشکلات کا سامنا ہے کیونکہ امریکی افواج نے ملک کو معاشی، سیاسی اور معاشرتی طور پر کمزور کر رکھا تھا۔ امریکی حکومت نے افغانستان بینک کے 9.5 بلین ڈالر بقایاجات کو ضبط کر کے ان کو مکمل طور پر مفلوج کر رکھا ہے۔ مزید یہ کہ وہاں کے لوگوں میں مستقل طور پر ایک عجیب کا خوف و ہراس اور دہشت پیدا کر دیا ہے، جس سے وہ لوگ نقل مکانی کرنے پر مجبور ہوتے ہیں اور اس کا خمیازہ بھی پاکستان ہی کو بھگتنا پڑتا ہے۔

"ماضی میں جب القاعدہ کے سربراہ اسامہ بن لادن کو امریکی افواج نے ایبٹ آباد میں ہلاک کیا تو اس کے نتیجے میں پاکستان میں دہشت گردی کے واقعات میں اضافہ ہونا شروع ہو گیا"

یہ دہشت گرد زیادہ تر افغانستان کی سرزمین کو استعمال بناتے ہیں کیونکہ افغانستان کی سرحد پاکستان سے بھی ملتی ہے اگر اُدھر پاکستان جو کہ Durand Line کے ذریعے افغانستان سے جڑا

Date: / /20

ہوا ہے جو بارڈر کو سیل کرنا اسکے لیے اور اس پہ باڑ لگانے کا
خواہشمند ہے تاکہ دہشت گرد جو کہ افغانستان میں اپنا ڈیرہ
جما کر بیٹھ گئے ہیں، وہ سرحد پار کر کے پاکستان میں داخل نہ
ہو سکیں اور اپنے مذموم مقاصد کو اس سرزمین پر پورا
نہ کر پائیں۔

ان سب حقائق کے تناظر میں یہ کہا جا سکتا ہے
کہ افغانستان مشکل میں ہے اور اس ملک کو اس پریشانی اور
مشکل سے نکالنے کے لیے ملکی اور غیر ملکی کوششیں اہم
اور اخلاقی مرحلے میں شمار ہوں گی

سب سے پہلے بین الاقوامی آئین Responsibility to protect
کے تحت امریکہ اور دوسرے ممالک جو کہ افغانستان کی تباہی و
بربادی کے ذمہ دار بھی ہیں، ان کو اس کے مسائل کے حل کیلئے
کوشاں ہونا چاہیے۔

پاکستان جو خود بھی ملکی سطح پر افغانستان کی مدد اور
اس میں امن کے قیام کے سلسلے کو مسلسل جاری رکھے ہوئے
ہے اس کے ساتھ ساتھ وہ بین الاقوامی سطح پر مختلف اداروں
کے اقدامات سے اس مسئلے کو حل کرنے کا بھی خواہشمند ہے
پاکستان اپنے قائد اور پاکستان کے بانی قائداعظم
محمد علی جناح کی foreign policy کے اصولوں کو اپنائے ہوئے
ہے جس کے مطابق پاکستان ملکی اور بین الاقوامی سطح
پر ہمیشہ peace with everyone, Enmity with none کے
ہر قدم پر قائم رہنا چاہتا ہے۔

لہٰذا ہمیں پوری طرح یہ احساس ہے کہ اگر افغانستان
پریشان ہوگا تو پاکستان بھی پریشان ہوگا کیونکہ افغانستان
کی موجودہ سیاسی، معاشی و معاشرتی ابتری پاکستان
کو بھی خطرے میں مبتلا کر رہی ہے

افغانستان میں انسانی حقوق، بالخصوص خواتین
کے حقوق کی عدم فراہمی پاکستان میں بھی شدت پسندانہ سوچ
کو ہوا دے رہی ہے، جس کی بنا پر دہشت گرد گروہوں
نے پاکستان میں دوبارہ سر اٹھانا شروع کر دیا ہے

اہم بات یہ کہ اب اکیسویں صدی کا تقاضا ہے

Date: ___/___/20___ MON TUE WED THS FRI SAT

بھی مکمل ہونے کو ہے جدید حالات کے مطابق اب افغانستان کو خود بھی بدلنا ہوگا"

افغانستان جب تک دنیا میں انوکھا انداز اپنا کر اپنی مرضی سے نظام پر عمل کرے گا پاکستان کے اشاروں پر زندگی کی گاڑی کو چلا رکھے گا۔ اس کا اسلامی شعار پر کاربند ہونا یقیناً ایک مستحسن عمل ہے لیکن اسلام تو زمانے کا مذہب ہے۔ یہ جدید تعلیمات اور مثبت دانش کی ہمیشہ حوصلہ افزائی کرتا آیا ہے ہمارا دین تو صدیوں پہلے بھی علم و حکمت کے حصول کی خاطر ہمیں چین تک جانے کی ترغیب دیتا رہا تھا اقبال نے کہا تھا

حکمت کو اک گم شدہ لعل سمجھو
جہاں پاؤ اپنا اسے مال سمجھو

اب افغانستان میں نہ صرف جدید سائنسی علوم و فنون کو رواج دینا ہوگا بلکہ خواتین کو بھی قومی ترقی کے دھارے میں شامل کرنا اشد ضروری ہے۔ جو ہر ملک کی آبادی کا تقریباً نصف ہوتی ہیں"

افغانیوں کو اس بات کی سمجھ آجانی چاہیے کہ اب ماضی کی مانند علوم جدیدہ و مفیدہ سے زیادہ دیر تک بیزار نہیں رکھی جا سکتیں۔ انہیں اب ایک صدی قبل والی حد بندیوں سے باہر آنا ہوگا

ابن انشاء نے اپنے سفرنامے دنیا گول ہے میں لکھا ہے کہ ادھر ہم سرحد کے پار افغانستان کی سرزمین میں قدم رکھا، ادھر آپ ایک صدی پیچھے چلے گئے ہمارے ہاں بھی ایک زمانے تک جدید سائنسی ایجادات کی مخالفت اور نفرت بیزاری کا اظہار ہوتا رہا ہے۔ اکبر الٰہ آبادی نے ہماری اس بے ہودہ سوچ کا اپنے انداز میں مذاق اڑایا تھا

چلے تھے ریل کا سامان ہوا جاتا ہے
لو اب انجن بھی مسلمان ہوا جاتا ہے

اس سلسلے میں آخری بات یہ کہ مضبوط افغانستان کیلئے ایک ٹھیک ٹھاک قسم کا مضبوط پاکستان بھی اشد ضروری

Date: / /20   MON TUE WED THS FRI SAT

ہے۔ سیاسی تحریکوں میں آج بھی اسی کو ترجیح دی جاتی ہے جس کی وجہ دیواروں کی دور دراز تک منتقل ہو گئے ہیں۔ اور اگر کسی گھر سے سسرال، نا اتفاقی اور اغوا کی خبریں آتی ہوں تو جاسوسی کے لیے بھی وہ دوسروں کے رواج پر عمل نہ کر کے بجائے روز افزوں لوگوں میں منتقل ہو جاتے ہیں۔

اور بعض اوقات تو سنگین سیاسی پیدا ہوا وہ ہاتھ بھی یہ ایک مختلف رسومات ہیں کہ

سے مجھ کو پرائی کیا پڑی، اپنی نبیڑ تو

لہذا یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ مضبوط افغانستان کی مستقبل میں پاکستان کو مضبوط بنا سکتا ہے۔ دورِ حاضر کی صورتحال اگر یونہی رہی تو پاکستان بھی افغانستان کی طرح ریزہ ریزہ ہو جائے گا۔ افغانستان کی مضبوطی اور خوشحالی اور پرامن پاکستان کی مستقبل خوشحال ضمانت طے کرے گی

پاکستان میں توانائی کا بحران

خاکہ

(۱) ابتدائیہ

(۲) موجودہ دور اور توانائی کا تعارف

(۳) انسانی تعلقات میں توانائی کا کردار

(۴) دنیا میں توانائی کے دو بڑے وسائل کون کون سے ہیں:

(i) ایک وہ قسم جو ہم دوبارہ استعمال کر سکتے ہیں یعنی Renewable Resources

(ii) دوسرا وہ جس کو انسان دوبارہ استعمال نہ کر سکے یعنی Non Renewable Resource

(۵) عالمی سطح پر توانائی کا استعمال اور اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگرام کے ادارے کی رپورٹ

(۶) پاکستان میں توانائی کے بحران کی

Date: ___/___/20___ MON TUE WED THS FRI SAT

سب سے بڑی وجہ آبادی میں اضافہ ہے۔

مزید براں اہم وجوہات درج ذیل ہیں:

(i) بجلی سے چوری بڑا مسئلہ ہونا۔

(ii) ڈیم کی کمی اور ان کا ناقص infrastructure

(iii) محدود یا ناپید روایتی ذرائع

(iv) مالی مشکلات اور ٹیکنالوجی کی کمی

(v) خشک سالی

(vi) بجلی کا غیر ضروری استعمال

(vii) صنعتوں کے درمیان اخراجات

(viii) صنعتی ترقی کی شرح بڑھنا

(7) توانائی اور حکومتی پالیسیاں / اقدامات

(8) توانائی کے بحران کا ممکنہ حل:

(i) ٹیکنالوجی توانائی کی ضروریات پوری کرنے کیلئے وقت کی اہم ضرورت ہے

(ii) پانی سے توانائی کا زیادہ سے زیادہ حصول ہونا چاہیے

(iii) معدنیات کا توانائی پیدا کرنے کیلئے متبادل ذرائع کے طور پر استعمال

(iv) ہوا کے ذریعے توانائی کے حصول کا فروغ

(v) شمسی توانائی کے زیادہ استعمال کیلئے دور دراز علاقوں میں حکومتی اقدامات ہونا چاہیے

(9) پاکستان کی جغرافیائی اہمیت اور توانائی کے ذخائر کا درست استعمال

حاصل کلام:

کسی ملک کی معاشی و اقتصادی ترقی اس ملک کی خوشحالی اور قومی ترقی کا آئینہ دار ہوتی ہے دیگر معاشی و اقتصادی ترقی کیلئے صنعتی ترقی کا کردار ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ صنعتی ترقی کیلئے خام مال کی ضرورت ہوتی ہے جیسے زراعت کے شعبے کے ذریعے حاصل کیا جاسکتا ہے اور زراعت اور صنعت کی ترقی کیلئے توانائی کا وافر مقدار میں ہونا انتہائی ضروری ہے اس لیے اگر موجودہ دور کو توانائی کا دور کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا

توانائی کا استعمال انسانی زندگی کے ساتھ ہی شروع ہو گیا تھا۔ یہ شروع
شروع میں آگ سے توانائی پیدا کی جاتی تھی۔ آہستہ آہستہ
اس کے مختلف ذرائع دریافت ہوتے گئے اور اس کی ضرورت
اور اس کے استعمال میں تبدیلیوں کے ساتھ ساتھ بڑھتی بھی
آتی گئی۔ آج توانائی نہ صرف روشنی، حرارت اور حرکت
کیلئے استعمال ہوتی ہے بلکہ انسانی ایجادات میں اس کا کردار
بھی نمایاں ہے۔ موجودہ حالات میں بین الاقوامی سطح پر توانائی
کے حصول کیلئے نہ صرف سفارتی تعلقات استعمال ہو رہے
ہیں بلکہ اس کے حصول کیلئے جنگیں بھی ہو رہی ہیں۔
اس کی ایک بڑی وجہ دنیا سے توانائی کے ذرائع کا آہستہ
آہستہ ختم ہونا ہے اور دوسری بڑی وجہ بڑے بڑے ترقی یافتہ
ملکوں کی توانائی کی ضرورت کا بڑھنا ہے

دنیا کی تین چوتھائی

صرف چند ملک استعمال کر رہے ہیں جن کی آبادی دنیا
کی کل آبادی کا ایک چوتھائی ہے جبکہ باقی ترقی پذیر ممالک دنیا
کی ایک چوتھائی توانائی استعمال کر رہے ہیں، جن کی آبادی
دنیا کی کل آبادی کا تین چوتھائی ہے

دنیا کی توانائی کے دو قسم کے ذرائع ہیں:

ایک وہ ہیں جو ایک دفعہ استعمال ہو جائیں تو دوبارہ استعمال
نہیں ہو سکتے۔ جبکہ دوسری قسم کے ذرائع میں جن کو توانائی
کے حصول کیلئے بار بار استعمال کیا جاتا ہے۔ پہلی قسم کے ذرائع
کوئلہ، گیس اور تیل ہیں۔ موجودہ دور میں ان کا استعمال
بہت زیادہ ہے اور زمین میں ان کے ذرائع محدود ہیں
جنہوں نے آخر کار ختم ہونا ہے جبکہ دوسری قسم کے ذرائع
میں ہائیڈرل، ایٹمی توانائی، سورج کی توانائی، زمینی
توانائی Geothermal energy، سمندری لہروں سے حاصل شدہ
توانائی، ہوا سے حاصل شدہ توانائی، بائیو گیس توانائی
وغیرہ شامل ہیں۔

یہ نہ ختم ہونے والے ذرائع توانائی ہیں اور انہیں
ایک بار استعمال کرنے کے بعد دوبارہ بھی استعمال کر کے
توانائی حاصل کی جا سکتی ہے۔

عالمی سطح پر زیادہ تر کوئلہ، گیس اور تیل کو توانائی کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ آبادی میں تیزی اور صنعتی ترقی کی وجہ سے یہ ذرائع کم ہو رہے ہیں جس کی وجہ سے پوری دنیا میں توانائی کا بحران پیدا ہو چکا ہے۔ خاص کر ایسے ممالک جن کے پاس اپنے ذرائع نہیں ہیں بلکہ دوسرے ممالک پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔

اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگرام کے ادارے کی رپورٹ کے مطابق:

"اگر دنیا کی آبادی اور توانائی کی ضروریات اسی رفتار سے بڑھتی رہیں تو 2025ء تک دنیا سے تیل ختم ہو جائے گا اور دنیا کو بے شمار مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا اگر اس کا کوئی متبادل ذریعہ نہ اپنایا گیا۔ خاص کر امریکہ اور دوسرے بڑے ترقی یافتہ صنعتی ممالک جن کی ترقی یافتہ صنعتی ممالک جن کی ترقی کا انحصار مکمل طور پر تیل اور گیس پر ہے اس شدید مسئلے سے دوچار ہو سکتے ہیں"

پاکستان ایک ترقی پذیر ملک ہے جس کی کل آبادی 18 کروڑ ہو گئی ہے۔

"آبادی میں تیز رفتاری سے اضافہ اور توانائی کے کم وسائل، توانائی کے بحران کا باعث بن رہے ہیں"

آج پاکستان اپنی توانائی کا 66 فیصد حصہ تیل، گیس اور کوئلہ سے حاصل کر رہا ہے جبکہ 33 فیصد حصہ ہائیڈرو الیکٹرک یا پانی سے حاصل کیا جا رہا ہے جبکہ 1 فیصد بائیو گیس اور ایٹمی توانائی سے حاصل کیا جا رہا ہے۔

پاکستان میں تیل کے ذخائر بہت کم ہیں گیس بھی ملکی ضروریات کیلئے ناکافی ہے جبکہ یہاں سے نکلنے والا کوئلہ بھی اتنی اچھی کوالٹی کا نہیں جس سے توانائی پیدا کی جا سکے۔ بہت کم مقدار کا کوئلہ ایسا استعمال ہو رہا ہے جو دیگر توانائی کے استعمال ہو رہا ہے۔

موجودہ حکومت توانائی کیلئے کوئلے پر انحصار کر رہی ہے اور سرکاری شعبوں اقدامات کا آغاز ہو چکا ہے۔

Date: ___/___/20___ MON TUE WED THS FRI SAT

پاکستان کے پاس بے پناہ کوئلے کے ذخائر موجود ہیں پاکستان
میں توانائی کی بڑھتی ہوئی ضرورت اور مستقبل میں ترقی
کیلئے توانائی کے ذرائع کا حصول اس وقت پاکستان کیلئے
سب سے بڑا مسئلہ ہے۔

(ب) پاکستان میں ہر سال 13 فیصد توانائی کی
ضرورت بڑھ جاتی ہے جبکہ توانائی کے حصول کے
ذرائع 7 فیصد سے بڑھ رہے ہیں۔

پاکستان میں توانائی کے بحران کی اہم وجوہات درج
ذیل ہیں:

(۱) 1947ء کے بعد بجلی کیلئے کوئی بڑا منصوبہ نہیں بنایا گیا
جبکہ بجلی اور توانائی کی ضرورت روز بروز بڑھ رہی ہیں

(۲) ہمارے ڈیم اپنی صلاحیت کے مطابق توانائی پیدا نہیں
کر رہے جس کی بڑی وجہ پانی کی کمی اور اس کی تہہ کا مٹی
اور ریت سے بھر جانا ہے

(۳) پانی کے ذرائع بالکل محدود ہیں جن پر مکمل انحصار
نہیں کیا جا سکتا۔

(۴) تیل کی درآمد اور تیل نکالنے کے ذخیروں کو دریافت
کرنے کیلئے مالی مشکلات اور ٹیکنالوجی کی کمی ہے۔

(۵) پورے ملک میں بڑھتی ہوئی صنعتی ترقی کیلئے توانائی
کی مزید ضرورت توانائی کے بحران کا باعث بن رہی ہے

(۶) خشک سالی اور زیر زمین پانی کی سطح کا نیچے چلا جانا
بھی توانائی کے حصول میں رکاوٹ کی ایک مثال ہے

(۷) گاڑیوں کی تعداد میں اضافہ، مشینی زراعت کا آغاز اور گھریلو
کاموں میں بجلی کے استعمال میں اضافہ بھی توانائی
کے بحران کا ایک اہم سبب ہے۔

(۸) توانائی کے کم ذرائع کی وجہ سے صنعتی ترقی کی رفتار بہت
سست ہے جس سے ملکی ترقی اور خوشحالی کی راہ میں
رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے۔

(۹) تیل کی ملکی پیداوار ضروریات کے مطابق ایک چوتھائی
حصہ تقریباً ہے ، تیل جو تقریباً تین ملین بیرل درآمد
کرنا پڑتا ہے ، جبکہ تیل کی قیمتیں بہت زیادہ ہو گئی ہیں

Date: ___/___/20___ MON TUE WED THS FRI SAT

(10) صوبوں کے درمیان اختلافات اور بڑے ڈیم بنانے میں سیاسی اور سرحدی تنازعات بھی توانائی اور بجلی کے حصول میں ایک بہت بڑی رکاوٹ ہے۔

ملک میں توانائی کے حصول کے دو بڑے ذرائع بجلی اور گیس ہیں:

لوگوں کی زندگی میں آنے والی تبدیلیوں اور تجارتی و صنعتی ضروریات کیلئے ان کے بے جا استعمال میں ہونے والے غیر معمولی اضافے نے محدود ذرائع توانائی کی تلاش کو انتہائی ناگزیر بنا دیا ہے۔ قدرتی گیس کی بڑھتی ہوئی کھپت اور تیل کے نئے ذخائر کی دریافت کی کوششوں کی راہ میں حائل رکاوٹوں نے حکومت کو یہ سوچنے پر مجبور کر دیا ہے کہ اگر صورتحال میں کوئی مثبت تبدیلی نہ آئی تو پھر قوم کو مستقبل میں اس حوالے سے کسی بھی نئی آزمائش سے نبرد آزما ہونے کیلئے ابھی سے اپنے آپ کو تیار کرنا ہوگا۔

توانائی کے متعلق تقریباً ہر حکومت نے کوئی نہ کوئی پالیسی جاری کی ہے ان میں سے اکثر پالیسیوں پر عملدرآمد نہیں ہو سکا۔ 1988ء سے لے کر اب تک ہر حکومت نے توانائی کے حصول اور ذرائع کو بہتر بنانے کیلئے جو بھی اقدامات کیے ہیں، ان میں سے اکثر پر اتفاق رائے نہیں ہو سکا۔ خاص کر ڈیم کے سلسلے میں بہت زیادہ اختلافات موجود ہیں۔

اس وقت ملک میں دو ایٹمی پلانٹ کام کر رہے ہیں جبکہ تیسرے کیلئے چین سے معاہدہ ہو چکا ہے اور تعمیر کا کام جاری ہے۔

کراچی ایٹمی پاور پلانٹ سے 137 میگا واٹ بجلی پیدا ہو رہی ہے جبکہ چشمہ پاور پلانٹ (ون) سے 300 میگا واٹ بجلی پیدا ہو رہی ہے۔ تیسرا ایٹمی پاور پلانٹ چشمہ ٹو چین کی مدد سے لگایا جا رہا ہے۔ 300 میگا واٹ بجلی پیدا کرے گا جبکہ پاکستان کو 2030ء میں 9000 میگا واٹ ایٹمی بجلی کی ضرورت ہوگی جس کیلئے مزید ایٹمی پلانٹس لگانا ہوں گے۔

(11) مندرجہ ذیل توانائی کی ضروریات پوری کرنے کیلئے چند اقدام کی اہم ضرورت ہیں:

Date: / /20

MON TUE WED THS FRI SAT

اس وقت تربیلا، منگلا، داسو اور غازی بروتھا ڈیم کے علاوہ کوئی بڑا ڈیم موجود نہیں جبکہ دیا میر بھاشا ڈیم 2016ء تک مکمل ہو جائے گا جس سے 4500 میگا واٹ بجلی پیدا ہوگی لیکن اس وقت تک توانائی کی ضروریات مزید بڑھ جائیں گی۔ اس لیے حکومت کو وقت سے پہلے ہی کوئی بڑا قدم اٹھانا چاہیے تاکہ بروقت توانائی کے بحران سے نمٹا جا سکے۔

(ii) تھر میں کوئلہ کی دریافت سے ایک نئے دور کا آغاز ہو گیا ہے۔ اگر حکومت پاکستان یہاں کوئی بڑا پاور پلانٹ لگانے میں کامیاب ہو جاتی ہے تو توانائی کی وافر مقدار میسر آ سکے گی جس سے نہ صرف ملک خوشحالی کی راہ پر چل نکلے گا بلکہ معاشی ترقی کی رفتار بھی تیز ہو جائے گی۔

(iii) پاکستان کے موجودہ سیاسی، معاشی حالات کو دیکھتے ہوئے پاکستان کو چاہیے کہ پانی سے توانائی کے ذریعہ سے زیادہ حصول کو ممکن بنایا جائے۔

کیوں کہ اس طریقے سے پاکستان 40000 میگا واٹ بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے جبکہ اس وقت صرف 6 ہزار میگا واٹ بجلی پیدا ہو رہی ہے۔

(iv) ہمارے پاس کئی ذرائع ہیں جن میں توانائی پیدا کرنے کے لیے متبادل ذرائع کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے جن میں سر فہرست کوئلہ ہے۔

ایک اندازے کے مطابق ہمارے پاس سندھ، بلوچستان اور پنجاب کے علاقوں میں کوئلے کے تقریباً 184656 ملین ٹن ذخائر موجود ہیں۔ کوئلہ سستی توانائی کے حصول کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ پیٹرول کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے پیش نظر بہت سے ممالک اپنی صنعتوں کو توانائی فراہم کرنے کے لیے کوئلے کے استعمال کو فروغ دے رہے ہیں۔

ایک محتاط اندازے کے مطابق سال 2020ء میں دنیا بھر میں کوئلہ کا استعمال 7.6 بلین ٹن تک پہنچ گیا تھا۔ چین، امریکہ، برطانیہ اور بھارت سمیت دیگر کئی ممالک توانائی کے حصول کے لیے اسی ذریعہ پر انحصار کر سکتے ہیں جانے کوئلے کے ذریعے سستی توانائی پیدا کر رہے ہیں

Date:___/___/20___

MON TUE WED THS FRI SAT

لیکن کوئلے کے ذخائر سے مالا مال ہونے کے باوجود ہمارا ملک ابھی تک کل ایک فیصد برقی توانائی کوئلے کے ذریعے پیدا کی جا رہی ہے جبکہ چکوال کوئلہ زیادہ تر بھٹوں میں اینٹیں پکانے کے لیے ایندھن کے طور پر اور سیمنٹ انڈسٹری میں استعمال کیا جا رہا ہے

بھارت اس وقت 363 ملین ٹن کوئلہ سالانہ نکال رہا ہے جب کہ پاکستان صرف پانچ ملین ٹن کوئلہ سالانہ پیدا کر رہا ہے چین بھی کوئلہ کی ریکارڈ پیداوار حاصل کر رہا ہے جو وہ نہ صرف خود استعمال کرتا ہے بلکہ ساؤتھ کوریا اور جاپان سمیت دیگر کئی ممالک کو برآمد بھی کر رہا ہے۔

معاشی میدان میں چین اور بھارت کی تیز رفتار ترقی کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنی وسعتوں کو سہولت (تیزی کے ساتھ) ہر ممکن اقدامات کر رہے ہیں اور سستی توانائی کا حصول تیل سے توانائی کے حصول کی نسبت کہیں سستا ہے کیونکہ دو ٹن کوئلہ ایک ٹن تیل کے برابر توانائی پیدا کرتا ہے اور کوئلے کی قیمت تیل کی قیمت سے کئی گنا کم ہے۔

آج معاشی افق پر چین چھایا ہوا ہے چین کی تیز رفتار معاشی ترقی نے امریکہ جیسے ملک کو بھی پریشان کر دیا ہے کیونکہ دیگر ممالک کی طرح امریکہ کی مارکیٹیں بھی چینی مصنوعات سے بھری پڑی ہیں۔

چین مزید 2030ء تک کوئلے کے ذریعے بجلی پیدا کرنے والے 600 پلانٹ قائم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے جن میں سے ہر پلانٹ سے 300 میگاواٹ بجلی حاصل ہوگی۔

(۷) 1970ء کی دہائی میں تیل کے بحران نے ساری دنیا میں تشویش کی لہر دوڑا دی اور پھر تیل کی بجائے توانائی حاصل کرنے کے متبادل ذرائع تلاش کرنے کے لیے سنجیدہ کوششیں کی جانے لگی ہیں جس کی وجہ سے ہوا کے ذریعے توانائی کے حصول کو فروغ حاصل ہوا ہے۔

آج امریکا اور ہالینڈ ہوا کے ذریعے بجلی پیدا کرنے والے دو بڑے ممالک ہیں ہمارا ملک جغرافیائی لحاظ سے ایسی جگہ پر واقع ہے جو چاروں موسموں کی نعمت سے مالا مال ہے۔ یہاں سارا سال ہوا چلتی رہتی ہے

ہیں جن سے بآسانی سستی توانائی حاصل کی جا سکتی ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے ہوا کی توانائی کے ذریعے بجلی پیدا کرنے والی صرف ایک سٹیشن کے ذریعے ڈیڑھ سے دو ملین کلو واٹ بجلی سالانہ پیدا ہو سکتی ہے جو 200 سے 400 گھروں کو بآسانی فراہم کی جا سکتی ہے۔ ہمارا ہزاروں میل لمبا ساحل ہوا کے ذریعے بجلی پیدا کرنے کیلئے بآسانی استعمال ہو سکتا ہے جس سے خاص کر بلوچستان اور سندھ کے پس ماندہ علاقوں کی ضروریات انتہائی قلیل اخراجات میں پوری ہو سکتی ہیں۔

(۷) شمسی توانائی بھی ایک متبادل ذریعے کے طور بخوبی استعمال ہو سکتی ہے:

اس طرف موجودہ مسلم لیگ (ن) کی حکومت خصوصی توجہ دے رہی ہے اور اب شمسی توانائی سے بجلی حاصل کی جا رہی ہے جو کہ ایک نیک شگون ہے۔ بجلی اور گیس چوروں کے خلاف موجودہ حکومت نے ایف آئی اے کی مدد سے بھرپور کاروائی کا آغاز کر دیا ہے جس کے مثبت نتائج آنا شروع ہو گئے ہیں۔

لہذا توانائی پالیسی فوری طور پر وضع کرنے کی کوششوں پر حکومت تعریف کی مستحق ہے لیکن پالیسی پر عمل پیرا ہونے کیلئے خواہشات کے اعلانیے سے زیادہ پختہ مستقل عزم کا مظاہرہ کرنے، مضبوط سیاسی ماحول، غیر جمہوری سیاسی اتفاق رائے پیدا کرنے کی ہے اور مستقل مزاجی کی ضرورت ہے۔ اور سرکاری شعبے کے محکموں کو اہل کارگزار اداروں میں تبدیل کرنا بڑے چیلنجز میں شامل ہے۔

دہشت گردی ــــ حقیقت یا افسانہ

خاکہ

(۱) ابتدائیہ

(۲) دہشت گردی کا مختصر تعارف

(۳) 9/11 کے واقعہ کا پس منظر اور اس کے دو بڑے محرکات:

انتقام اور بدلے کی سیاست